50716 ـ دھوکہ سے کفار کا مال حاصل کرنے کا حکم

سوال

ہم ایک یورپي ملک میں سکونت پذیر ہیں، ہمارے ایک بھائی کو حکومت کی جانب سے پبلك الاونس کی مد میں کچھ رقم ملا کرتی تھی، اور اس نے حکومت کے ساتھ کچھ شروط طے کر رکھی تھیں جن میں سے ایک یہ بھی تھی کہ وہ انہیں اپنی ہر قسم کی بقیہ آمدنی سے مطلع رکھے گا، لیکن اسے کچھ مدت بعد ملازمت حاصل ہوئی اور تنخواہ چار ماہ بعد ملی، تو اس چار ماہ کی مدت میں اس نے حکومت کو تنخواہ نہ ملنے کی بنا پر بے خبر رکھا، اور پانچویں مہینہ میں اسے پانچ ماہ کی تنخواہ اکٹھی ملی جو اس نے قرض کی ادائیگی میں صرف کردی، پھر اس کے بعد اس نے پبلك الاؤنس کے افیسر کو ملازمت کے متعلق بتا دیا اور الاؤنس لینا بند کردیا.
لھذا اس چار ماہ کے حاصل کردہ الاؤنس کا حکم کیا ہو گا؟ کیا وہ حکومت کو واپس کرے ـ یہ علم میں رکھیں کہ انہوں نے شرط رکھی تھی کہ وہ انہیں اپنے قرض کے متعلق مطلع کرے لیکن اس نے ایسا نہیں کیاـ ایک اور بات یہ بھی ہے کہ اس نے جو ساری رقم لی تھی وہ اس کا مالك نہیں تھا، اور تیسری بات یہ ہے کہ: اگر وہ اب حکومت کے علم میں لاتا ہے تو معاملہ پولیس تك پہنچے گا اور اس میں بہت زیادہ مشکلات پیش آسکتی ہیں اور معاف بھی کیا جاسکتا ہے، اس کیس کے ذمہ دار کی مرضی پر منحصر ہے، یہ علم میں رہے کہ بھائی اپنے کیے پر نادم ہے، اور خلاصی چاہتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

دھوکہ و فراڈ اور خیانت کے ساتھ کفار کا مال حاصل کرنا حرام ہے؛ کیونکہ اسلام میں خیانت حرام ہے چاہے وہ مسلمان شخص کے ساتھ کی جائے یا پھر کافر کے ساتھ.

مسلمان کو اپنے اور ان ممالك کے مابین کیے گئے معاہدے کا پاس اور احترام کرنا چاہیے، اگرچہ وہ کفریہ ممالك ہی کیوں نہ ہوں، کیونکہ اس کا کفر معاہدے کو توڑنا اور خیانت کرنا حلال نہیں کرتا، اور نہ ہی اس سے باطل طریقہ کے ساتھ مال کھانا حلال ہو جاتا ہے.

اس بھائی کو اپنی ملازمت کا اعتراف کرنا چاہیے تھا، قرض کے غض نظر جو اس نے ان سے چھپا رکھا تھا.

جب کسی مسلمان شخص کو اللہ تعالی لوگوں کا ناحق مال کھانے سے توبہ کی توفیق دیتا ہے تو اس توبہ کی شروط میں صاحب حق کے حقوق کی واپس بھی شامل ہے، اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو، اور اگر پبلك الاؤنس سینٹر والوں

کو مال واپس کرنے میں کچھ مشکلات اور تذلیل اور سزا کا خوف و خدشہ ہو تو اس کے لیے کوئی ایسا مناسب طریقہ تلاش کرنا جائز ہے جس میں صاحب حق کو اس کا حق بھی ادا ہو جائے اور حق واپس کرنے والی کی عزت میں بھی کوئی فرق نہ آئے، اور نہ ہی اسے کوئی مشکل پیش آئے، وہ یہ رقم ڈاك کے ذریعہ ارسال کردے یا پھر کسی شخص کو وہاں پہنچانے کی ذمہ داری دے اور اپنا نام نہ ذکر کرے، اور نہ ہی ان کے ساتھ کیا ہوا معاملہ ذکر کرے، اس لیے کہ حقوق کی واپس میں واپس کرنے والے کا نام اور شہریت وغیرہ ظاہر کرنے کی شرط نہیں بلکہ صرف صاحب حق تك حق واپس کرنا مقصود ہوتا ہے.

اس حکم کے دلائل اور علماء کرام کے اقوال اور توبہ کے بعد اس شخص پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے یہ سب کچھ جاننے کے لیے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات ضرور دیکھیں:

(47086) اور (7545) اور (14367) اور (31234).

اور یہ کہ وہ پوری رقم کا مالك نہیں ہے، اسے چاہیے کہ اس وقت جتنی رقم اس کے پاس ہے وہ واپس کردے اور باقی اس کے ذمہ قرض رہے گا، جب استطاعت ہو وہ بھی واپس کردے.

واللہ اعلم .